Tarjihaat جولائی ۔اگست ۔ ستمبر ۲۰۲۶
Volume: VII July, Agust. Sept 2026
Issue: VII,VIII,IX
ترجیحات
ISSN: 2583-0082
Online Research Jornal

فریدہ انجم

پٹنہ سٹی

غزل

مرا یار مجھ سے جدا ہو گیا

سنا ہے کہ وہ بے وفا ہو گیا

جنم جب لیا مرے عشق نے

مرا صبر اس دن قضا ہو گیا

یہ آنکھیں تمہاری ہوئیں منتظر

کہ مرنا شب و روز کا ہو گیا

کہوں کیا کہ ان سے جو پوچھا سبب

کہ داغ جگر پھر ہرا ہو گیا

وفا کے عوض اب جفائیں ملیں

Tarjihaat
جولائی ۔اگست ۔ستمبر ۲۰۲۶
Volume: VII July, Agust. Sept 2026
Issue: VII,VIII,IX
ترجیحات
ISSN: 2583-0082
Online Research Jornal

خدا جانے کیا ماجرا ہو گیا

حقیقت کی آنے لگی ہے سمجھ

مرا بھی جوں آئنہ ہو گیا

چراغِ محبت بجھے گا نہیں

یہ انجم، حریف ہوا ہو گیا